ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مُرتب: مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"فصل لربک وانحر"

(سورۃ کوثر:۲)

ترجمہ "نماز پڑھیے! اپنے رب کے لیے اور قربانی کیجیے۔"

تفسیر "روی الامام ابوبکر الاثرم قال حدثنا ابوالولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن عاصم الجحدری عن عقبۃ بن صبہان سمع علیاً رضی اللہ عنہ یقول فی قول اللہ عزوجل ﴿فصل لربک وانحر﴾ قال وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرۃ"

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید: ج۸ص۱۶۴)

ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فصل لربک وانحر﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔"

دلیل نمبر 2

"قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رایت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلاۃ تحت السرۃ."

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۴۲۷، آثار السنن؛ امام نیموی ص۸۷)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔"

دلیل نمبر 3

"قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابومعاویۃ عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال من سنۃ الصلوٰۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرر."

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۴۲۷ الاوسط، امام منذر ج۳ص۹۴)

ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔"

دلیل نمبر 4

"قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر محمدبن ابرہیم بن المنذر حدثنا موسی بن ہارون قال ثنا یحیٰ بن عبدالحمید قال ثنا عبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمن بن اسحاق عن سیار ابی الحکم عن ابی وائل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ؛من السنۃ ان یضع الرجل یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرۃ فی الصلاۃ."

(الاوسط، امام منذر؛ ج۳ص۹۴؛ سنن دارقطنی؛ ج۱ص۲۸۸)

ترجمہ "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں مرد کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا، سنت ہے۔"

دلیل نمبر 5

"روی الامام الحافظ المحدث زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الہاشمی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ قال ثلاث من اخلاق الانبیاء صلاۃ اللہ وسلامہ علیہم تعجیل الافطار و تاخیر السحور و وضع الکف علی الکف تحت السرۃ."

(مسند زید بن علی؛ ص۲۰۴)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے تین چیزیں ہیں: "(۱) روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں (۲) سحری دیر سے کرنا یعنی آخری وقت میں (۳) اور نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا۔"

دلیل نمبر 6

"روی الامام الحافظ المحدث ابوبکر البیہقی بسندہ عن انس رضی اللہ عنہ قال من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضعک یمینک علی شمالک فی الصلاۃ تحت السرۃ."

(مختصر خلافیات بیہقی ج۲ص۳۴، محلی ابن حزم رحمہ اللہ ج۳ص۳۰)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں اور دیر سے سحری کرنا یعنی آخری وقت میں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔"

دلیل نمبر 7

"قال الامام الحافظ المحدث ابوداوٗد السجستانی حدثنا مسدد ناعبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی عن سیار ابی الحکم عن ابی وائل قال ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اخذالکف علی الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ."

(سنن ابی داوٗد ج۱ص۱۱۸، اعلاء السنن ج۲ص۱۹۶)

ترجمہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کی ہتھیلی کو پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔"

دلیل نمبر 8

"قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ محمد بن الحسن الشیبانی اخبرناالربیع بن صبیح عن ابی معشر عن ابراھیم النخعی انہ کان یضع یدہ الیمنیٰ علی یدہ الیسریٰ تحت السرۃ."

(کتاب الآثار؛ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ محمد رحمہ اللہ ج۱ص۳۲۲ مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۴۲۷)

ترجمہ "حضرت ابرہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔"

دلیل نمبر 9

"قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا یزید بن ہارون قال اخبرناحجاج بن حسان قال سمعت ابامجلز اوسالتہ قال (رحمہ اللہ) قلت کیف یضع ؟ قال یضع باطن کف یمینہ علی ظاہر کف شمالہ ویجعلہا اسفل من السرۃ."

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۴۲۷، الجوہر النقی؛ ج۲ص۳۱)

ترجمہ "حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر والے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہری حصہ پر ناف کے نیچے رکھے۔"

دلیل نمبر 10

"الامام الحافظ المحدث الفقیہ الاعظم ابوحنیفۃ نعمان بن ثابت قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ﴿یضع الیمنیٰ علی یدہ الیسریٰ تحت السرۃ."﴾

(کتاب الآثار؛ امام ابوحنیفہ بروایۃ محمد رحمہ اللہ ج۱ص۳۲۳ احکام القرآن، امام طحاوی؛ ج۱ص۱۸۵)

ترجمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے"

نوٹ اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0346-7357394,0332-6311808

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”قدافلح المؤمنون o الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون“

(سورہ مومنون: ۱،۲)

ترجمہ ”پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔“

تفسیر: ”قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: مخبتون متواضعون لایلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولایرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ......“

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما: ص ۲۱۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔“

دلیل نمبر 2

”قال الامام الحافظ المحدث احمدبن شعیب النسائی اخبر نا سوید بن نصر حدثنا عبداللہ بن المبارک عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال الااخبر کم بصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ قال؛ فقام فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد۔“

(سنن النسائی ج ۱ ص ۱۵۸، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۱۶)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا۔“

دلیل نمبر 3

”الامام الحافظ ابو حنیفة نعمان بن ثابت یقول سمعت الشعبی یقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ یقول؛ کان رسول اللہ ﷺ اذاافتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه لایعود برفعھما حتی یسلم من صلاته۔“

(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۴۴، سنن ابی داؤد؛ ج ۱ ص ۱۱۶)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 4

”قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی ثنا الزھری قال اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیه رضی اللہ عنہ قال (رضی اللہ عنہ) رایت رسول اللہ ﷺ اذاافتتح الصلوٰۃ رفع یدیه حذو منکبیه واذاارادان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین۔“

(مسند حمیدی ج ۲ ص ۲۷۷، مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۳۳۴)

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 5

”قال الامام الحافظ المحدث ابن حبان اخبر نا محمد بن عمر بن یوسف قال حدثنا بشر بن خالد العسکری قال حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سلیمان قال سمعت المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفةعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه دخل المسجد فابصر قوما قدرفعوا ایدیھم فقال قد رفعوھا کانھااذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔“

(صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۱۷۸، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”انہوں نے اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح اٹھایا ہے تم نماز میں سکون اختیار کرو۔“ (نماز میں رفع یدین نہ کرو)

دلیل نمبر 6

”قال الامام الحافظ المحدث محمد بن اسماعیل البخاری حدثنا یحیٰ بن بکیر قال حدثنا اللیث عن خالد عن سعید عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمروبن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکرنا صلوٰۃ النبی ﷺ فقال ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ انا کنت احفظکم لصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ رایته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم ھصر ظھرہ فاذا رفع راسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه واذا سجد وضع یدیه غیر مفترش ولا قابضھما......“

(صحیح بخاری؛ ج ۱ ص ۱۱۴، صحیح ابن خزیمہ؛ ج ۱ ص ۲۹۸)

ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ، آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں: ”ہم نے حضور ﷺ کی نماز کا ذکر کیا (کہ حضور ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟) تو حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں تم سے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا پھر اپنی پیٹھ کو جھکایا جب سر کو رکوع سے اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے حال پر رکھا نہ پھیلایا اور نہ ہی ملایا۔“

دلیل نمبر 7

”قال الامام الحافظ المحدث ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا نعیم بن حماد قال ثنا الفضل بن موسی قال ثنا ابن ابی لیلی عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ......وعن الحکم رحمۃ اللہ علیہ عن مقسم رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال؛ ترفع الایدی فی سبع مواطن: فی افتتاح الصلوٰۃ و عند البیت وعلی الصفاء والمروۃ وبعرفات و بالمزدلفة وعند الجمرتین۔“

(سنن طحاوی ج ۱ ص ۴۱۶)

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”سات جگہوں پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے

۱ شروع نماز میں ۲ بیت اللہ کے پاس ۳ صفاء پر ۴ مروہ پر ۵ عرفات میں ۶ مزدلفہ میں ۷ جمرات کے پاس۔“

دلیل نمبر 8

”قال الامام ابوبکر اسماعیلی حدثنا عبداللہ صالح بن عبداللہ ابومحمد البخاری قال حدثنا اسحاق بن ابراھیم المروزی حدثنا محمدبن جابر السحیمی عن حماد (ابن ابی سلیمان) عن ابراھیم (نخعی) عن علقمه (بن قیس) عن عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ فلم یرفعوا ایدیھم الاعندافتتاح الصلاۃ۔“

(کتاب المعجم، امام اسماعیلی؛ ج ۲ ص ۶۹۲، سنن کبری، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۷۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے پوری نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی۔“

دلیل نمبر 9

”قال الامام ابن قاسم (حدثنا) وکیع عن ابی بکر بن عبداللہ بن قطاف النھشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیه ان علیا رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاۃ ثم لایعود ......“

(المدونۃ الکبری؛ ج ۱ ص ۷۱، مسند زید بن علی ص ۱۰۰)

ترجمہ ”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

دلیل نمبر 10

”قال الامام الحافظ المحدث ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاھدقال مارایت ابن عمر رضی اللہ عنہما یرفع یدیه الافی اول ما یفتتح۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸ حدیث نمبر ۱۳)

ترجمہ معروف تابعی حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شروع نماز کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

نوٹ اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

منگوانے کا پتہ: مکتبۂ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com Cell:0346-7357394,0332-6311808

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS



اَصۡلُهَا ثَابِتٌ
وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ
شجرہ طیبہ علم الحدیث والفقہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ
سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سیدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
امام الائمہ سید الفقہاء والمحدثین
مجتہد مطلق، قدوۃ الصوفیاء
سراج الامت
راس الاتقیاء
عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ
امام قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ
امام یحییٰ بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ
امام محمد بن حسن
بخاری
مسلم
ترمذی
ابوداؤد
نسائی
ابن ماجہ
طحاوی
طبرانی
احمد بن حنبل
یحییٰ بن معین
ابویعلیٰ موصلی
ابوثور
Bank Account:
Title: Abid Jamshaid , Branch Code: 0205
Account # 02000003177 , Mezan Bank
Y block D.H.A. Lahore
Contact Us:
www.ahnafmedia.com,www.alittehaad.org,www.islahunnisa.com
Email_markazhanfi@gmail.com,Cell_0321-4231173
zarbekaleem313@gmail.com, Cell_0306-2251253
AMS
احناف میڈیا سروس

آمین آہستہ کہنے کے دلائل

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

آمین دعا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:
"قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا......"
(سورۃ یونس:89)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وہارون کے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔

"اَخْرَجَ اَبُوالشَّيْخ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوْسٰى اِذَا دَعَا اَمَّنَ هَارُوْنُ عَلٰى دُعَائِهٖ. يَقُوْلُ آمِيْنَ"
(تفسیر در منثور ج3،ص567)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: "حضرت موسیٰ دعا مانگتے اور حضرت ہارون ان کی دعا پر آمین کہتے۔"

"قَالَ عَطَاءٌ آمِيْنَ دُعَاءٌ"
(صحیح بخاری: ج1،ص107)

ترجمہ: معروف جلیل القدر تابعی حضرت عطا فرماتے ہیں: "آمین دعا ہے۔"

دعا میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کی جائے

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً"
(سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: دعا مانگو تم اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دلیل نمبر 2

آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَ مُجَاهِدٍ قَالَ، آمِيْنَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى.
(مصنف عبدالرزاق ج2ص64،مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص316)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ، حضرت ہلال بن یساف اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ "آمین" اللہ کا نام ہے۔

ذکر میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کیا جائے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ.
(سورۃ اعراف:205)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ذکر کیجیے اپنے رب کا دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ، آہستہ آواز میں۔"

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِخْفَاءُ التَّامِيْنِ اَفْضَلُ وَاحْتَجَّ اَبُوْحَنِيْفَةَ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِهٖ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ (آمِيْنَ) وَجْهَانِ، اَحَدُهُمَا: اَنَّهٗ دُعَاءٌ. وَالثَّانِیْ: اَنَّهٗ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانَ دُعَاءً وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً﴾ وَاِنْ كَانَ اِسْمًا مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً﴾
(تفسیر کبیر امام رازی ج14ص131)

ترجمہ: امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: "آہستہ آواز سے" آمین "کہنا افضل ہے اور اپنے قول کی صحت پر دلیل قائم کی اور فرمایا کہ اس قول (آمین) میں دو جہتیں ہیں:

1. آمین دعا ہے۔
2. آمین اللہ کا نام ہے۔

اگر آمین "دعا" ہے تو اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً﴾ کی وجہ سے اور اگر آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو بھی اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً﴾ کی وجہ سے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ: "خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِیُّ"
(مسند احمد: ج1ص228)

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سب سے بہتر ذکر آہستہ آواز کے ساتھ کرنا ہے۔"

دلیل نمبر 3

نماز میں آمین آہستہ کہا جائے

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤُدَ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ وَ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ وَائِلٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ آمِيْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ.
(مسند ابی داود طیالسی ص138،مسند احمد ج4ص389)

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں: "میں نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کی قرأت کی تو "آمین" آہستہ آواز سے کہی۔"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاؤُدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيْدُ نَاسَعِيْدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾
(سنن ابی داود: ج1،ص122)

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: "حضرت سمرۃ بن جندب اور عمران بن حصین کے درمیان نماز میں سکتوں کے متعلق مذاکرہ ہوا تو حضرت سمرۃ بن جندب نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ سے نماز میں دو سکتوں کو یاد کیا ایک جب تکبیر تحریمہ کہتے، سکتہ کرتے یعنی خاموش رہتے اور دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کی قرأت سے فارغ ہوتے تو سکتہ کرتے، یعنی خاموش رہتے۔"

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرِ الطَّحَاوِیُّ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ.
(سنن الطحاوی ج1ص150)

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں: "حضرت عمر اور حضرت علی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 6

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَلِیٌّ وَعَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ.
(اعلاء السنن ج2ص249)

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں: "حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 7

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يُخْفِی الْاِمَامُ ثَلَاثًا: اَلْاِسْتِعَاذَةُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَآمِيْنَ.
(المحلی بالآثار، امام ابن حزم ج2ص280)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: "امام نماز میں تین چیزوں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 8

رَوَى الْاِمَامُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِيْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَآمِيْنَ.
(کتاب الآثار، امام ابوحنیفہ بروایہ امام محمد ج1ص162، مصنف عبدالرزاق ج2ص57)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: "امام نماز میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 9

عَنِ النَّخَعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ كَانُوْا يُخْفُوْنَ بِآمِيْنَ.
(الجوہر النقی ج2ص58)

ترجمہ: "حضرت امام نخعی، حضرت امام شعبی اور حضرت امام ابراہیم تیمی نماز میں "آمین" آہستہ آواز سے کہتے تھے۔"

نوٹ: یاد رہے ان میں امام شعبی پانچ سو صحابہ کرام کے شاگرد ہیں

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِيْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ (اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَآمِيْنَ) قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ
(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ بروایہ محمد ج1ص162)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی فرماتے ہیں: "امام نماز میں سبحانک اللھم وبحمدک، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

قربانی اور ایامِ قربانی کے دلائل

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا | اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان | احناف میڈیا سروس AMS

ثبوتِ قربانی

1 قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ.
(سورۃ الکوثر:2)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز پڑھئے اپنے رب کے لئے اور قربانی کیجئے!

2 قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ.
(سورۃ الحج:34)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کردی تاکہ اللہ نے جو چوپائے انہیں دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیا کریں۔"

3 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ؓ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ ؑ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ. قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ.
(سنن ابن ماجہ ص226)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ؓ نے بیان فرمایا کہ صحابہ ؓ نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ (یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم ؑ کی سنت (اور طریقہ) ہے۔ صحابہ ؓ نے کہا کہ ہمیں اس قربانی کے کرنے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔ صحابہ کرام ؓ نے (پھر سوال کیا) یارسول اللہ ﷺ! اون (کے بدلے میں کیا ملے گا؟) فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔

صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے

1 فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ. دَلَالَتُهَا عَلٰى وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَنَحْرِ الْبُدْنِ بَعْدَهَا ظَاهِرَةٌ.
(اعلاء السنن ج17 ص219)

ترجمہ: "فصل لربک" سے جس طرح نماز عید کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح "وانحر" سے قربانی کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

2 عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا.
(سنن ابن ماجہ ص226)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص استطاعت کے باوجود بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔"

نوٹ: اس حدیث میں قربانی نہ کرنے پر وعید آئی ہے اور وعید واجب چھوڑنے پر ہوا کرتی ہے

3 عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ ؓ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةً.
(سنن ابن ماجہ، باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا:226)

ترجمہ: حضرت مخنف بن سلیم ؓ نے بیان کیا: "ہم عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے (یعنی صاحب نصاب) پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔"

قربانی کے جانور

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ...... الاية. وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ......
(سورۃ الانعام:143،144)

ترجمہ: آٹھ نر مادہ ہیں دو بھیڑوں میں سے، دو بکریوں میں سے، دو اونٹوں میں سے اور دو گایوں میں سے

نوٹ: بھینس گائے کے حکم میں ہے اور بھینس کی قربانی جائز ہے۔

بھینس کی قربانی جائز ہے

1 وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْجَوَامِيْسِ حُكْمُ الْبَقَرَةِ.
(کتاب الاجماع امام ابن منذر ص37)

ترجمہ: ائمہ حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔ (یعنی دونوں کا حکم ایک ہے)

2 قاضی محمد عبداللہ ایم اے ایل ایل بی (خانپوری) کا فتویٰ: ...... تمام علماء کا اس مسئلہ میں اجماع ہے کہ سب بہیمۃ الانعام (چرنے چگنے والے چوپایوں) کی قربانی جائز ہے۔ کم از کم بھینس کی قربانی میں کوئی شک نہیں ہے۔
(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ج20 شمارہ 42، 43 ص9)

بھینس کی قربانی غیر مقلدین علماء کی نظر میں

1 مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ:
جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا" (سورۃ الانعام) ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے بھینس ان میں نہیں اس کے علاوہ عرب لوگ بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں

تشریح: ہاں! اگر اس (بھینس) کو جنس بقر (گائے کی جنس) سے مانا جائے یا عموم بہیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز قربانی کے لیے یہ علت کافی ہے۔
(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص807 اخبار اہل حدیث ص11 دہلی)

2 حافظ محمد گوندلوی کا فتویٰ:
بھینس بھی بقر میں شامل ہے اس کی قربانی جائز ہے۔
(ہفت روزہ الاعتصام ج20 شمارہ 9، 10 ص29)

3 عبدالقادر حصاروی ساہیوال کا فتویٰ:
خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی (قربانی) مسنون ہے اور بھینس بھینسا کی قربانی جائز اور مشروع ہے اور ناجائز لکھنے والے کا مسلک واضح نہیں ہے۔
(اخبار الاعتصام ج26 شمارہ 150 بحوالہ فتویٰ علمائے حدیث ج13 ص71)

4 ابوعمر عبدالعزیز نورستانی کا فتویٰ:
مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر میری ناقص رائے میں ان علماء کا موقف درست اور صحیح ہے جو (بھینس کی قربانی کے) قائل ہیں۔
(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، از حافظ نعیم الحق ملتانی ص154)

5 حافظ عبدالقہار نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کا فتویٰ:
واضح ہو کہ شرعاً بھینس چوپایہ جانوروں میں سے ہے اور اس کی قربانی کرنا درست ہے۔ کیونکہ گائے کی جنس سے ہے گائے کی قربانی جائز ہے اس لیے بھینس کی قربانی جائز و درست ہے اس دلیل کو اگر نہ مانا جائے تو گائے کے ہم جنس بھینس کے دودھ اور اس کا گوشت کے حلال ہونے کی بھی دلیل مشکوک ہو جائے گی۔
(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص156)

6 حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کا فتویٰ:
میری کئی سالوں کی تحقیق ہے کہ بھینسے کی قربانی جائز ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ بھینسے کی قربانی کرنے میں متفق ہوں۔
(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص159)

7 پروفیسر سعد مجتبیٰ السعیدی تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں کہ:
لہٰذا گائے کی مانند بھینس کی قربانی بلاتردد جائز ہے
(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص18)

8 مولوی محمد رفیق الاثری پیش لفظ میں لکھتے ہیں:
یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ سلف صالحین میں متنازعہ مسائل میں شمار نہیں ہوا چند سال سے یہ مسئلہ اہل حدیث عوام میں قابل بحث بنا ہوا ہے۔ جبکہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ ص19)

قربانی کے جانور کی عمر

بھیڑ بکری ایک سال کی ہو یا ایسی بھیڑ اور دنبہ جو ہو تو چھ ماہ کا لیکن دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو اور گائے بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہو تو ان سب جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ.
(صحیح مسلم ج2 ص155، باب سن الاضحیہ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم عمر والا جانور ذبح کرو۔ اگر عمر والا جانور ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ جو دیکھنے میں سال کا لگتا ہو ذبح کرو۔"

اونٹ اور گائے میں شرکاء کی تعداد

1 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّشْتَرِکَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِيْ بَدَنَةٍ.
(صحیح مسلم ج2 ص424 باب جواز الاشتراک)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم میں سے اونٹ اور گائے میں سات سات (آدمی) شریک ہو جائیں۔

2 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْتَرِكُوْا فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ.
(اعلاء السنن ج17 ص204 صحیح ابن حبان ص3919 باب القران)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: "تم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جاؤ۔"

3 عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَ عَنْ سَبْعَةٍ.
(صحیح مسلم ج2 ص424 باب جواز الاشتراک فی الھدی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال قربانی کی اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے۔

بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے

1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ الشَّاةُ عَنْ وَاحِدٍ.
(اعلاء السنن ج17 ص210 باب ان البدنۃ عن سبعۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ (قربانی میں) بکری ایک (آدمی) کی طرف سے ہے۔

نوٹ: زبیر علی زئی لکھتے ہیں: "بکری اور مینڈھے میں اتفاق ہے کہ صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی کافی ہے۔"
(مقالات زبیر علی زئی ج2 ص215)

خصی جانور کی قربانی پسندیدہ ہے

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ.
(سنن ابی داؤد ج2 ص30 باب ما یستحب من الضحایا)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن سینگوں والے دھبے دار خصی دو مینڈھے ذبح کیے۔"

حلال جانور کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہیں

عَنْ مُجَاهِدٍ ؒ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْحَيَاءَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْغُدَّةَ وَالذَّكَرَ وَالْمَثَانَةَ وَالْمَرَارَةَ.
(مصنف عبدالرزاق ج4 ص409 باب ما یکرہ من الشاۃ)

ترجمہ: حضرت مجاہد ؒ بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ بکرے کے سات اعضاء کے (کھانے کو) پسند نہیں کرتے تھے۔ (1) خون (2) مادہ جانور کی شرمگاہ (3) خصیتین (4) حرام مغز (5) نر جانور کی پیشاب گاہ (6) مثانہ (7) پتا

قربانی کا وقت

1 قربانی کا وقت شہر والوں کے لئے نماز عید ادا کرنے کے بعد اور دیہات والوں کے لیے (جن پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے) صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا بہتر ہے۔
(فتاویٰ عالمگیری ج5 ص364، فتاویٰ شامی ج9 ص528، موطا امام محمد ص282 باب الرجل یذبح اضحیتہ)

2 اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ؓ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِاُضْحِيَةٍ اُخْرٰى.
(موطا امام محمد ص282 باب الرجل یذبح اضحیتہ، موطا امام مالک ص495)

ترجمہ: حضرت عویمر بن اشقر ؓ نے عیدالاضحیٰ کے دن صبح سے پہلے اپنی قربانی کر لی اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دوسری قربانی کرو!

شرائط قربانی

قربانی کے واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں
(1) مسلمان ہونا (2) آزاد ہونا (3) مقیم ہونا (4) مال دار ہونا

مسافر پر قربانی واجب نہیں

عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ اُضْحِيَةٌ.
(محلی بالآثار ج6 ص37 کتاب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ مسافر پر قربانی (واجب) نہیں۔

قربانی کے تین دن ہیں

1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ فَالْمَعْلُوْمَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ.
(تفسیر ابن ابی حاتم رازی ج6 ص261)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: "ایام معلومات یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) اور اس کے بعد دو دن (11، 12 ذی الحجہ) ہیں۔"

2 عَنْ عَلِيٍّ ؓ اَلنَّحْرُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ
(احکام القرآن امام طحاوی ج2 ص205)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں: "کہ قربانی تین دن ہے۔"

3 عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ.
(سنن کبریٰ بیہقی ج9 ص297 باب من قال الاضحی یوم النحر)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا: "قربانی (دسویں ذی الحجہ یعنی عید کے دن کے) بعد صرف دو دن ہے۔"

قربانی کے تین دن کے متعلق غیر مقلدین کا فیصلہ

1 جناب زبیر علی زئی (غیر مقلد) لکھتے ہیں: "قول راجح میں قربانی تین ہیں۔"
(مقالات علی زئی ج2 ص219 الحدیث 44 ص6 تا 11)

نیز لکھتے ہیں: "سیدنا علی المرتضیٰ (ؓ) اور جمہور صحابہ کرام (ؓ) کا یہی قول ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں ایک عیدالاضحیٰ اور دو دن بعد میں تو ہماری تحقیق میں راجح ہے اور امام مالک (ؒ) نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔"
(فتاویٰ علی زئی ج2 ص181)

2) مولوی عمر فاروق غیر مقلد لکھتے ہیں: "تین دن قربانی کے قائلین کا مذہب راجح اور قرین صواب ہے۔"
(قربانی اور عقیقہ کے مسائل ص13)

عید کے چوتھے دن قربانی کرنا سنت سے ثابت نہیں

مولوی محمد فاروق (غیر مقلد) لکھتے ہیں:
بعض لوگ قصداً قربانی میں تاخیر کر کے تیرہ ذوالحجہ کو ذبح کرتے ہیں اور تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ چونکہ یہ دن بھی ایام قربانی میں شامل ہے اور اس دن لوگوں نے قربانی ترک کر دی ہے لہٰذا ہم یہ عمل سنت متروکہ کے احیاء کی خاطر کرتے ہیں لیکن چوتھے دن قربانی کرنا سنت سے ثابت ہی نہیں تو متروکہ سنت کیسے ہوئی؟ بلکہ ایام قربانی تین دن (10، 11، 12 ذوالحجہ) ہیں، تیرہ ذوالحجہ کا دن ایام قربانی میں شامل ہی نہیں۔
(قربانی اور عقیقہ کے مسائل ص141)

قربانی کا نصاب

ہر اس شخص پر قربانی واجب ہے جس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔
(فتاویٰ عالمگیری ج5 ص360)

ذبح کون کرے

قربانی کے جانور کو مسلمان ذبح کرے گا۔
(فتاویٰ شامی ج9 ص474)

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS





موزوں پہ مسح کرنے اور جرابوں پہ نہ کرنے کے دلائل

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا | اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان | احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاَتْبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(صحیح البخاری ج1 ص33، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان فرماتے ہیں: ''رسول اکرم ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں بھی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ کے پیچھے چلا گیا جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو پانی پیش کیا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔''

دلیل نمبر 2

عَنْ هُمَّامٍ قَالَ ؛ بَالَ جَرِيْرٌ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ اَتَفْعَلُ هٰذَا ؟ فَقَالَ نَعَمْ! رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

(صحیح مسلم ج1 ص132 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ حضرت ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت جریر ؓ نے پیشاب کیا اس کے بعد وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ تو حضرت جریر ؓ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ آپ (موزوں پر) مسح کرتے ہیں؟ تو حضرت جریر ؓ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا: ''ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔''

دلیل نمبر 3

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

(صحیح مسلم ج1 ص133 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں: ''میں سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مغیرہ! پانی والا برتن لے لے۔ (حضرت مغیرہ ؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے وہ لے لیا اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ اتنے میں حضور ﷺ چلتے چلتے میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ملک شام میں تیار ہونے والا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اس کی آستینیں قدرے تنگ تھیں آپ نے اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالنا شروع کیا تو چونکہ وہ تنگ تھیں اس لیے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو آستین کے اندر والے حصے سے نکالا تو میں نے آپ ﷺ کو پانی پیش کیا آپ ﷺ نے اس پانی سے نماز والا وضو کیا پھر اپنے موزوں پر مسح کیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی۔''

دلیل نمبر 4

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِلَالُ الْاَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ ؟ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى

(سنن النسائی ج1 ص31 باب مسح علی الخفین)

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید ؓ فرماتے ہیں: ''حضور اکرم ﷺ اور حضرت بلال ؓ اسواف (یعنی حرم مدینہ) میں داخل ہوئے تو حضور اقدس ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آئے۔ حضرت اسامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال ؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کون سا کام کیا؟ حضرت بلال ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اس کے بعد وضو کیا اس میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا بعد ازاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔''

دلیل نمبر 5

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(سنن النسائی ج1 ص31)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔

دلیل نمبر 6

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيْ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَاهُ. فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ.

(صحیح مسلم ج1 ص135 باب التوقیت فی المسح علی الخفین)

ترجمہ حضرت شریح بن ہانی ؓ فرماتے ہیں: ''میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس گیا تاکہ جا کر ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے سوال کرو کیونکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ تو حضرت شریح ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے (مسح کی مدت کے بارے میں) حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے پوچھا آپ ؓ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمائی۔''

علمائے غیر مقلدین کے نزدیک

اونی، سوتی اور نائلون کی باریک جرابوں پر مسح جائز نہیں

① غیر مقلد عالم مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرِبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِهٖ دَلِيْلٌ وَكُلُّ مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ.

(فتاویٰ نذیریہ ج1 ص327)

ترجمہ: مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور ان پر مسح کو جائز قرار دینے والوں نے جن سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات کا ہونا ظاہر ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت انہیں الفاظ کے ساتھ فتاوی ثنائیہ ج1 ص 443 پر بھی موجود ہے

② غیر مقلد عالم مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ حَدِيْثٌ مَرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ خَالٍ عَنِ الْكَلَامِ.

(تحفۃ الاحوذی ج1 ص349)

ترجمہ اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کے بارے میں کوئی حدیث مرفوع صحیح ایسی نہیں جو کلام سے خالی ہو (یعنی جس پر محدثین رحمہم اللہ نے ضعف کا حکم نہ لگایا ہو)

③ غیر مقلد عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جرابوں پر مسح کے جواز میں ایک فتویٰ دیا تھا اس کی تردید کرتے ہوئے ایک غیر مقلد عالم مولوی ابوسعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں کہ:

''جرابوں پر مسح کرنے کا مسئلہ معرکۃ الآراء ہے۔ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے یہ بعض ائمہ امام شافعی وغیرہ کا مسلک ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر یہ مسلک صحیح نہیں اس لیے کہ دلیل صحیح نہیں ہے...... پھر یہ (جرابوں پر مسح والا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا، نہ حدیث مرفوع صحیح سے، نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے...... لہٰذا خف چرمی (جس پر مسح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے) کے سواء ''جورب'' پر مسح ثابت نہیں ہوا۔''

(فتاوی ثنائیہ ج1 ص441)

④ غیر مقلد عالم مولوی عبدالجبار غزنوی لکھتے ہیں:

''جورابوں پر مسح کرنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں...... رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کے مسح کرنے سے جوربین پر یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مطلق جوربین پر مسح جائز ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ وہ جوربین چمڑے کی تھیں یا اور چیز کی ہاں! اگر کوئی قولی حدیث ایسی ہے جس میں حکم ہو کہ اِمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ پھر تو مطلق جرابوں پر مسح اس سے ثابت ہو جائے گا وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ ہاں! اگر جوربین اون اور سوت کی ایسی سخت ہوں کہ سختی میں چمڑے کی برابری کریں پس وہ چمڑے کا حکم رکھتی ہے اور ان پر مسح جائز ہے۔''

(مجموعہ فتاوی مولوی عبدالجبار ص102)

⑤ غیر مقلد عالم مولوی ابوالبرکات احمد لکھتے ہیں:

''موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔''

(فتاوی برکاتیہ ص18)

⑥ غیر مقلد عالم مولوی محمد یونس صاحب لکھتے ہیں:

''جرابوں پر مسح کرنا درست ہے جب کہ وہ ''خف'' بنی ہوئی ہوں معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں ضعیف کہا ہے۔

(دستور المتقی فی احکام النبی ص78 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور)

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell:0346-7357394,0332-6311808

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

اِمام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست — مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلی — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

"وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ."

(سورۃ اعراف: 204)

ترجمہ "جب قرآن مجید پڑھا جائے تو خوب توجہ سے سنو اور بالکل خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

تفسیر قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْمُفَسِّرُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمِ الرَّازِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی اَنْبَاَنَا اِبْنُ وَهْبٍ ثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ فِی الصَّلَاةِ اَجَابَهٗ مَنْ وَّرَائَهٗ اِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی تَنْقَضِیَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ. فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ نَزَلَتْ ﴿وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ فَقَرَءَ وَاَنْصَتُوْا."

(تفسیر ابن ابی حاتم رازی: ج4 ص259، کتاب القرأۃ، امام بیہقی رحمہ اللہ ص89)

ترجمہ حضرت محمد کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "پہلے آپ ﷺ نماز پڑھاتے تو پیچھے نماز پڑھنے والے بھی ساتھ ساتھ کلمات دہراتے جاتے، اگر آپ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے، تو پیچھے والے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت مکمل ہوجاتی اور یہ سلسلہ جب تک اللہ نے چاہا، چلتا رہا پھر جب یہ آیت کریمہ ﴿وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ قرأت فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہتے۔"

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَحْرٍ الْجُنْدَیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَشِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ."

(صحیح ابی عوانۃ ج1 ص360، سنن ابن ماجہ ص61)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو!

دلیل نمبر 3

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِیْنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ.

(سنن ابن ماجہ ص61، سنن النسائی ج1 ص146)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے جس وقت امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرآن مجید کی قرأت کرے تو تم خاموش رہو جس وقت امام ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہے تو تم "آمین" کہو!"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُکَیْمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: هَلْ قَرَءَ مَعِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ اٰنِفًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ! اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

(موطا امام مالک ص69، موطا امام محمد ص95)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے جہری نماز (جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے) سے فارغ ہوئے تو مڑ کر فرمایا کہ "تم میں سے کسی نے میرے پیچھے قرآن مجید پڑھا ہے؟ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے ایک شخص نے کہا میں (آپ کے پیچھے قرآن مجید پڑھ رہا تھا) یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ کیوں قرآن کا جھگڑا ہو رہا ہے؟ اس کے بعد لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں قرآن مجید پڑھنے سے رک گئے۔"

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّیْثِیِّ اَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ قَالَ: فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَاَبٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فَتَذَاکَرْنَا ذٰلِکَ حَتّٰی سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ"

(کتاب الآثار: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی یوسف رحمہ اللہ ص23 مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی محمد حارثی رحمہ اللہ ص116)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک آدمی نے حضور ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرآن پڑھا تو دوسرے آدمی نے اس کو اشارے سے روکا (کہ وہ قرآن مجید کی قرأت امام کے پیچھے نہ کرے) جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اس روکنے والے سے کہا: "کیا تو مجھ کو نبی ﷺ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روکتا ہے؟ یہ مسئلہ ان دونوں کے درمیان چلتا رہا کہ حضور ﷺ نے یہ سن لیا آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔" یعنی مقتدی کو امام کی قرأت کافی ہے۔

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَؤُوْنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَاُ فَسَکَتُوْا، فَسَاَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا. قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا.

(سنن طحاوی ج1 ص159، احکام القرآن، امام طحاوی رحمہ اللہ ج1 ص252)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم (اس وقت بھی) قرأت کرتے ہو (جبکہ) امام بھی قرأت کرتا ہے؟ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے ان سے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تین مرتبہ سوال کیا تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: "ہم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کرو!!"

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ.

(مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ محمد الحارثی رحمہ اللہ ص114، مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایۃ ابی نعیم رحمہ اللہ ص405)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔"

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ کَانُوْا یَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ.

(مصنف عبدالرزاق ج2 ص91، عمدۃ القاری ج4 ص449)

ترجمہ حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے روکتے تھے۔"

دلیل نمبر 9

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ رحمہ اللہ قَالَ کَانَ عَشَرَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اَشَدَّ النَّهْیِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ الْفَارُوْقُ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما."

(عمدۃ القاری ج۴ ص۴۴۹)

ترجمہ حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دس:

1 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

2 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

3 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب

5 حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

6 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

7 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

8 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

9 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

10 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی سے روکتے تھے۔

دلیل نمبر 10

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ. وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیَقْرَاْ قَالَ وَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ.

(موطا امام مالک ص69، موطا امام محمد ص95)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے قرأت کرے؟ تو اس کے جواب میں فرماتے تھے: "جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے ہو تو اس کو امام کی قرأت کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے اور خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔"

نوٹ اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

SCAN AnyScanner

آمین آہستہ کہنے کے دلائل

سرپرست — ناظم اعلیٰ — چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

آمین دعا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:
"قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا......"
(سورۃ یونس:89)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی۔

"اَخْرَجَ اَبُو الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ کَانَ مُوْسٰی ؑ اِذَا دَعَا اَمَّنَ هَارُوْنُ ؑ عَلٰی دُعَائِهٖ. یَقُوْلُ آمِیْن"
(تفسیر درمنثور ج3،ص567)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: "حضرت موسیٰ ؑ دعا مانگتے اور حضرت ہارون ؑ ان کی دعا پر آمین کہتے۔"

"قَالَ عَطَاءٌ آمِیْنُ دُعَاءٌ"
(صحیح بخاری: ج1،ص107)

ترجمہ: معروف جلیل القدر تابعی حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں: "آمین دعا ہے۔"

دعا میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کی جائے

"اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً"
(سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: دعا مانگو تم اپنے رب سے عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دلیل نمبر 2

آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ وَهِلَالِ بْنِ یَسَافٍ وَ مُجَاهِدٍ ؒ قَالَ؛ آمِیْنُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی.
(مصنف عبدالرزاق ج2ص 64، مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص316)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ، حضرت ہلال بن یساف ؒ اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ "آمین" اللہ کا نام ہے۔

ذکر میں اصل یہ ہے کہ آہستہ کیا جائے

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ.
(سورۃ اعراف:205)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ذکر کیجیے اپنے رب کا دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ، آہستہ آواز میں۔"

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِخْفَاءُ التَّامِیْنِ اَفْضَلُ وَاحْتَجَّ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَلٰی صِحَّةِ قَوْلِهٖ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ (آمِیْنَ) وَجْهَانِ؛ اَحَدُهُمَا: اَنَّهٗ دُعَاءٌ. وَالثَّانِیْ: اَنَّهٗ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانَ دُعَاءً وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً﴾ وَاِنْ کَانَ اِسْمًا مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَبَ اِخْفَائُهٗ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً﴾
(تفسیر کبیر امام رازی ج14ص131)

ترجمہ: امام فخر الدین رازی ؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے فرمایا: "آہستہ آواز سے "آمین" کہنا افضل ہے اور اپنے قول کی صحت پر دلیل قائم کی اور فرمایا کہ اس قول (آمین) میں دو جہتیں ہیں:

1 آمین دعا ہے۔
2 آمین اللہ کا نام ہے۔

اگر آمین "دعا" ہے تو اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً﴾ کی وجہ سے اور اگر آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو بھی اس کا آہستہ آواز سے کہنا واجب ہے ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً﴾ کی وجہ سے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِیْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ"
(مسند احمد: ج1ص228)

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر ذکر آہستہ آواز کے ساتھ کرنا ہے۔"

دلیل نمبر 3

نماز میں آمین آہستہ کہا جائے

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ ؓ وَ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ وَائِلٍ ؓ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَاَ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ قَالَ آمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ.
(مسند ابی داؤد طیالسی ص138، مسند احمد ج4ص389)

ترجمہ: حضرت وائل ؓ فرماتے ہیں: "میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور ﷺ نے ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کی قرأت کی تو "آمین" آہستہ آواز سے کہی۔"

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوٗدَ السِّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَزِیْدُ نَا سَعِیْدٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ؓ وَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ ؓ تَذَاکَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ ؓ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَکْتَتَیْنِ: سَکْتَةٌ اِذَا کَبَّرَ وَسَکْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾
(سنن ابی داؤد: ج1،ص122)

ترجمہ: حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں: "حضرت سمرۃ بن جندب ؓ اور عمران بن حصین ؓ کے درمیان نماز میں سکتوں کے متعلق مذاکرہ ہوا تو حضرت سمرۃ بن جندب ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں دو سکتوں کو یاد کیا ایک جب تکبیر تحریمہ کہتے، سکتہ کرتے یعنی خاموش رہتے اور دوسرا جب ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کی قرأت سے فارغ ہوتے تو سکتہ کرتے، یعنی خاموش رہتے۔"

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ الطَّحَاوِیُّ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ؓ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ ؓ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِیْنِ.
(سنن طحاوی ج1ص150)

ترجمہ: حضرت ابووائل ؓ فرماتے ہیں: "حضرت عمر ؓ اور حضرت علی ؓ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 6

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ؓ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ ؓ وَعَبْدُاللّٰهِ ؓ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِیْنِ.
(اعلاء السنن ج2ص249)

ترجمہ: حضرت ابووائل ؓ فرماتے ہیں: "حضرت علی ؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور آمین کی قرأت کے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

دلیل نمبر 7

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ یُخْفِی الْاِمَامُ ثَلَاثًا: اَلْاِسْتِعَاذَةُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ.
(المحلی بالآثار، امام ابن حزم ؒ ج2ص280)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: "امام نماز میں تین چیزوں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 8

رَوَی الْاِمَامُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ؛ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ.
(کتاب الآثار، امام ابوحنیفہ ؒ بروایۃ امام محمد ؒ ج1ص162، مصنف عبدالرزاق ج2ص57)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں: "امام نماز میں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔"

دلیل نمبر 9

عَنِ النَّخْعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَاِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ کَانُوْا یُخْفُوْنَ بِآمِیْنَ.
(الجوہر النقی ج2ص58)

ترجمہ: "حضرت امام نخعی ؒ حضرت امام شعبی ؒ اور حضرت امام ابراہیم تیمی ؒ نماز میں "آمین" آہستہ آواز سے کہتے تھے۔"

نوٹ: یاد رہے ان میں امام شعبی ؒ پانچ سو صحابہ کرام ؓ کے شاگرد ہیں

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْهُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابِعِیُّ (اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ؛ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ) قَالَ مُحَمَّدٌ ؒ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ؒ
(کتاب الآثار امام ابوحنیفہ ؒ بروایۃ محمد ؒ ج1ص162)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی ؒ فرماتے ہیں: "امام نماز میں سبحانک اللهم وبحمدک، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آمین کی قرأت آہستہ آواز سے کرے۔ امام محمد ؒ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ ؒ کا قول بھی یہی ہے۔"

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہٖ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

عقائد و نظریات
اہل السنۃ والجماعۃ

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست — ناظم اعلی — چیف ایگزیکٹو

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان — احناف میڈیا سروس AMS

توحید باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے، کائنات کا ہر ذرہ اُن کا محتاج ہے، وہ کسی کے محتاج نہیں اور کُل جہان کے خالق و مالک ہیں۔

تقدیس ذات و صفات باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ جسم، اعضاءِ جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازم جسم (جیسے کھانے، پینے، نیز اُترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں۔ قرآن وحدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاءِ جسم، لوازمِ جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی بالاتفاق مُراد نہیں ہیں، بلکہ ذہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک وہ صفات متشابہات میں سے ہیں۔ ان کی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جب کہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت اور مراد درجہ ظن میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور اترنے سے مراد رحمت کا متوجہ ہونا۔

صدق باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے۔

عموم قدرتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنے کیے ہوئے فیصلوں کے تبدیل فرمانے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں۔

تقدیرِ باری تعالیٰ

اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر، علم الٰہی کا نام ہے نہ کہ امر الٰہی کا۔

حقیقتِ نبوت

نبی اس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اس کی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کے ساتھ انبیاء کے علاوہ کسی اور انسان کو ماننا، اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے، کفر ہے۔

نوٹ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وہبی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

صداقتِ نبوت

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

دوامِ نبوت

انبیاء کرام علیہم السلام، وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقۃً نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے البتہ اب باقی انبیاء علیہم السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کے لیے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے

ختمِ نبوت

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالم دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے اُمتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے اور حضرت مہدی حضور اکرم ﷺ کی اُمت میں پیدا ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پائیں گے۔

فائدہ: عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام و آمدِ مہدی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے اُمتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے جب کہ حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی اُمتی کی پیدائش ہوگی۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی مُبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بعلق روح بغیر مُکلف ہونے اور بغیر لوازم دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں۔ جیسے حیاتِ دُنیوی حیاتِ جسمانی، حیاتِ حقیقی، حیاتِ حسی، حیاتِ بَرزخی، حیاتِ رُوحانی۔

ملائکہ

اللہ تعالیٰ نے اُن کو نُور سے پیدا فرمایا ہے، یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مَرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے اُن کو مقرر فرمایا ہے اُن کو سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اُن کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ البتہ ان میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام مقرب اور مشہور ہیں۔

فائدہ: رُسلِ بشر، رُسلِ ملائکہ سے افضل ہیں اور رُسلِ ملائکہ باقی، تمام فرشتوں اور اِنسانوں سے افضل ہیں۔ اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

جنات

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا جن کو جنات کہتے ہیں۔ اُن میں اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی، اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مُکلف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح اُن کو بھی عذاب وثواب ہوگا اور جنات میں کوئی نبی نہیں ہے۔

کتبِ سماویہ

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی ہے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورٰت، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبُور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل، اور آنحضرت ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا، البتہ اب باقی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

صداقتِ قرآن

سُورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک، قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

عذابِ قبر

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

آخرت

(الف) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا و سزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔ (ب) اعمال کا حساب و کتاب ہونا۔ (ج) پُل صراط سے گزرنا۔ (د) انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کا شفاعت کرنا۔ (ہ) نیک لوگوں کا جنت میں جانا اور بُرے لوگوں کا جہنم میں جانا۔ (و) اس کے بعد غیر متناہی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے۔

عرضِ اعمال

حضور ﷺ پر روضہ مُبارک میں اُمت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔

سماعِ صلوۃ و سلام

آنحضرت ﷺ قبر مُبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوۃ و سلام کو بنفسِ نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلوۃ و سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

فضیلت و زیارت روضہ اطہر

زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک سے مس کیے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتی کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ: روضۂ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا روضۂ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا بہتر اور مستحب ہے۔

سفرِ مدینہ منورہ

سفرِ مدینہ منورہ کے وقت روضۂ پاک، مسجد نبوی اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔ البتہ خالص روضۂ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

مسئلہ استشفاع

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں، جائز ہے۔

عظمتِ انبیاء علیہم السلام

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

عظمتِ علومِ نبوت

ہر نبی اپنے زمانے میں شریعت مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اور ہر نبی کو لوازم نبوت علوم، تمام عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اولین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور ﷺ کو اولین و آخرین اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا فرمائے گئے۔

صلوۃ و سلام

آنحضرت ﷺ پر صلوۃ و سلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعثِ اجر و ثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوۃ و سلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے الفاظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔

فائدہ: زندگی میں ایک مرتبہ صلوۃ و سلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوۃ و سلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مُستحب ہے۔

ذکر رسول اللہ ﷺ

وہ تمام حالات و واقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے۔ ان کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مُستحب ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نیند

نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب دیکھنا بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

حقیقتِ معجزہ

معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السلام کے لیے مختار کل اور قادر مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

معجزاتِ انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم السلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت ﷺ کا حالتِ نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا وغیرہ) برحق ہیں۔

توہینِ رسالت

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دینی ہے۔

توہینِ علم نبوت

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم وفنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علماء دین کی بوجہ علم دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ بترتیب ذیل:

(۱) خلفاء راشدین علی ترتیب الخلافہ (۲) عشرہ مُبشرہ
(۳) اصحاب بدر (۴) اصحاب بیعت رضوان۔ (۵) شرکاء فتح مکہ
(۶) وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے۔ ان کا اولین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

معیارِ حق و صداقت

پوری امت کیلئے صحابہ کرامؓ معیارِ حق و صداقت ہیں یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ کرامؓ کے عقائد اور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں

حُبِ صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابہ کرام اور اہل بیتؓ کے ساتھ محبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض رسول اللہ ﷺ سے بغض کی علامت و گمراہی ہے۔

عفتِ امہات المومنین

حضور ﷺ کے اہل بیت جن کا اولین مصداق امہات المومنین رضی اللہ عنہن ہیں کو پاک دامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

خلافتِ راشدہ موعودہ

آیت استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے شروع ہو کر حضرت علیؓ پر ختم ہو گئی لہٰذا دورِ خلافت راشدہ سے مراد خلفاء اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت، خلافتِ عادلہ ہے۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علیؓ کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے لیکن یہ خطا، خطا عنادی نہ تھی بلکہ خطاءِ اجتہادی تھی اور خطاءِ اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

حق حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکومت نہ خلافتِ راشدہ تھی اور نہ خلافتِ عادلہ، اور یزید کے عملی فسق سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بری ہیں۔

ثواب و گناہ

نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنتِ رسول اللہ ﷺ اور سنتِ صحابہ رضوان اللہ عنہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

ولایت

ولایت کسبی چیز ہے کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے اور ولایت کا مدار کشف والہام پر نہیں بلکہ تقویٰ اور اتباع سنت پر ہے۔

کرامات اولیاء

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے، جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اس کا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کیلئے اختیارات کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔ غیر متقی سے خرقِ عادت اُمور کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔

مسئلہ توسل

دعا میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسل درحقیقت ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ ہے اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے۔

معیارِ حق وباطل

رسول اکرم ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہو کر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل حق ہے اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ جڑتا ہو، وہ باطل ہے۔

حفاظتِ دین کا مدار

دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب و سنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

اصولِ اربعہ

دین اسلام کے اعمال واحکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان اصولِ اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

اجتہاد و تقلید

اکمالِ دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریاتِ دین میں سے ہے جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار آئمہ (امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک، امام محمد بن ادریس شافعی اور امام احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہبِ اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ: ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

اعتقادی و اجتہادی اختلاف

اعتقادی اختلاف امت کیلئے زحمت ہے، جب کہ مجتہدین کا اختلاف امت کیلئے رحمت ہے اور مقلدین و مجتہدین دونوں کیلئے باعث اجر وثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دو اجر ہیں اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

تصوف

روحانی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے جس کو قرآن کریم میں تزکیہ نفس اور حدیث میں لفظِ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بیعت

عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح فرض ہے جس کیلئے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب، مجاز بیعت، شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ

اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے دشمنان دین سے اللہ کی رضا کی خاطر جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جو کہ شعائرِ اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان و شوکت، نفاذِ دین کا سب سے بڑا موثر ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

تصدیقاتِ اکابر

امام اہل سنت، ترجمان علماء دیوبند — حضرت اقدس مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر نور اللہ مرقدہ

قطب العصر حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا محمد یوسف خان نور اللہ مرقدہ — شیخ الحدیث تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب — جامعہ خیر المدارس ملتان

حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المجید صاحب دامت برکاتہم — باب العلوم کہروڑ پکا

امام الاولیاء حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

VISIT www.ahnafmedia.com www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com Cell:0346-7357394 0332-6311808

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

بیس رکعات تراویح کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودہا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ حَمْزَةُ بْنُ یُوْسُفَ السَّهْمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْقَصْرِیُّ الشَّیْخُ الصَّالِحُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ قَالَ؛ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ ؒ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَنَّازِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عَتِیْکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلَّی النَّاسَ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاَوْتَرَ بِثَلَاثَةٍ.

(تاریخ جرجان لحافظ حمزۃ بن یوسف السہمی ص146)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان شریف کی ایک رات تشریف لائے۔ لوگوں کو چار رکعات فرض، بیس رکعات نماز (تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھائے۔

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص286، معجم کبیر طبرانی ج5 ص433)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعات نماز (تراویح) اور وتر پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 3

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ؓ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ اَمَرَ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ ؓ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ یَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ لَایُحْسِنُوْنَ اَنْ یَّقْرَءُوْا فَلَوْقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ عَلَیْهِمْ بِاللَّیْلِ فَقَالَ: یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! هٰذَا شَیْءٌ لَمْ یَکُنْ. فَقَالَ؛ قَدْعَلِمْتُ وَلٰکِنَّهٗ اَحْسَنُ. فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ علی المطالب العالیہ ج2 ص424)

ترجمہ حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں رمضان شریف کی رات میں نماز (تراویح) پڑھاؤں! حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ "لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور (رات) قرأت (قرآن) اچھی نہیں کرتے۔ تو قرآن مجید کی رات کو تلاوت کرے تو اچھا ہے۔" حضرت ابی بن کعب ؓ نے فرمایا: "اے امیر المومنین! یہ تلاوت کا طریقہ پہلے نہیں تھا۔" حضرت عمر ؓ نے فرمایا: "میں جانتا ہوں لیکن یہ طریقہ تلاوت اچھا ہے۔" تو حضرت ابی بن کعب ؓ نے لوگوں کو بیس رکعات نماز (تراویح) پڑھائی۔

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِیُّ اَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ ؓ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاِنْ کَانُوْا لَیَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِیْنَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

(مسند ابن الجعد ص413، معرفۃ سنن الآثار، بیہقی ج2 ص305)

ترجمہ حضرت سائب بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینہ میں بیس رکعات (نماز تراویح) پابندی سے پڑھتے اور قرآن مجید کی دوسو آیات پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ الْبَیْهَقِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ فَنْجَوَیْهِ الدِّیْنَوَرِیُّ بِالدَّامِغَانِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ السُّنِّیُّ اَنْبَاَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَنْبَاَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاِنْ کَانُوْا لَیَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِیْنَ وَکَانُوْا یَتَوَکَّئُوْنَ عَلٰی عِصِیِّهِمْ فِیْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ مِنْ شِدَّةِ الْقِیَامِ.

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص496)

ترجمہ حضرت سائب بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر ؓ کے دور میں رمضان شریف میں بیس رکعات (نماز تراویح) پابندی سے پڑھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کی دوسو آیات تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دور میں لوگ قیام کے (لمبا ہونے کی وجہ سے) اپنی (لاٹھیوں) پر ٹیک لگاتے تھے۔

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوُدَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا هُشَیْمٌ اَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ ،فَکَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.

(سنن ابی داؤد ص142، سیر اعلام النبلاء امام ذہبی ؒ ج3 ص176)

ترجمہ حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے رمضان شریف میں نماز تراویح پڑھنے کے لیے حضرت ابی بن کعب ؓ کی امامت پر لوگوں کو جمع کیا تو حضرت ابی بن کعب ؓ ان کو بیس رکعات (نماز تراویح) پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 7

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ الْهَاشِمِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ کَمَا حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ ؓ عَنْ عَلِیٍّ ؓ اَنَّهٗ اَمَرَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْقِیَامِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً یُسَلِّمُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُرَاوِحُ مَابَیْنَ کُلِّ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ.

(مسند الامام زید بن علی ص158)

ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اس شخص کو حکم دیا جو لوگوں کو رمضان شریف کے مہینہ میں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے کہ وہ ان کو بیس رکعات نماز (تراویح) پڑھائے! ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرے اور ہر چار رکعتوں کے درمیان آرام کے لیے کچھ دیر وقفہ کرے

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ اَنَّ عَلِیًّا ؓ اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِهِمْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص285)

ترجمہ حضرت ابوالحسناء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعات نماز (تراویح) پڑھائیں!

دلیل نمبر 9

عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ ؓ کَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ یُصَلِّیْ بِنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَیَنْصَرِفُ وَ عَلَیْهِ لَیْلٌ...... کَانَ یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

(قیام اللیل للمروزی ص157)

ترجمہ حضرت زید بن وہب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ رمضان شریف میں ہمیں نماز (تراویح) پڑھاتے اور گھر کو لوٹ جاتے تو رات ابھی باقی ہوتی تھی آپ ؓ بیس رکعات (تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ ؓ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285، الترغیب والترہیب للاصبہانی ج2 ص368)

ترجمہ حضرت ابی بن کعب ؓ مدینہ منورہ میں رمضان کے مہینے میں لوگوں کو بیس رکعات نماز (تراویح) اور تین (رکعات) وتر پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 11

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلٍ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285)

ترجمہ حضرت شُتیر بن شکل ؒ (حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے ساتھی ہیں) رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعات نماز (تراویح) اور وتر پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 12

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلَفٍ عَنْ رَبِیْعٍ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285)

ترجمہ حضرت ابوالبختری ؒ رمضان شریف میں (نماز تراویح) پانچ ترویحے (بیس رکعات) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

نوٹ ایک ترویحہ چار رکعات کا ہوتا ہے۔

دلیل نمبر 13

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ رَبِیْعَةَ کَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ وَّیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285)

ترجمہ حضرت علی بن ربیعہ ؒ رمضان شریف میں لوگوں کو پانچ ترویحے (بیس رکعات نماز تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

دلیل نمبر 14

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَةً بِالْوِتْرِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285)

ترجمہ جلیل القدر تابعی حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے (صحابہ ؓ اور تابعین ؒ جیسے) لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھتے پایا ہے۔

دلیل نمبر 15

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ بِاللَّیْلِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2 ص285)

ترجمہ حضرت حارث ؒ لوگوں کو رمضان شریف میں بیس رکعات نماز (تراویح) اور تین وتر با جماعت پڑھاتے تھے اور (دعائے) قنوت (جو کہ وتر میں پڑھی جاتی ہے) رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے

1 عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ اَمَّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فَلْیَاْخُذْ بِهِمُ الْیُسْرَ فَاِنْ کَانَ بَطِیْءَ الْقِرَاءَةِ فَلْیَخْتِمِ الْقُرْاٰنَ خَتْمَةً وَاِنْ کَانَ قِرَاءَتُهٗ بَیْنَ ذٰلِکَ فَخَتْمَةً وَنِصْفً فَاِنْ کَانَ سَرِیْعَ الْقِرَاءَةِ فَمَرَّتَیْنِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص284)

ترجمہ حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھائے وہ ان سے آسانی کا معاملہ کرے۔ اگر اس کی قرأت آہستہ ہو تو ایک قرآن کریم کا ختم کرے، قرات کی رفتار درمیانی ہو تو ڈیڑھ اور اگر تیز قرات کر سکتا ہو تو پھر دو بار قرآن کا ختم کرے۔

2 وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَخْتِمُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ خَتْمَةً ثَلٰثِیْنَ فِی الْاَیَّامِ وَ ثَلٰثِیْنَ فِی اللَّیَالِیْ وَ وَاحِدَةً فِی التَّرَاوِیْحِ.

(فتاویٰ قاضی خان ج1 ص114)

ترجمہ امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رمضان مبارک میں اکسٹھ (61) قرآن مجید ختم کرتے تھے، تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں۔

3 قَالَ الْاِمَامُ الْفَقِیْهُ الْمُفْتِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الْحَصْکَفِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :(وَالْخَتْمُ)مَرَّةً سُنَّةٌ وَمَرَّتَیْنِ فَضِیْلَةٌ وَثَلَاثًا اَفْضَلُ(وَلَایُتْرَکُ)الْخَتْمُ(لِکَسَلِ الْقَوْمِ).

(الدر المختار للحصکفی ج2 ص497)

ترجمہ مشہور فقیہ علامہ محمد بن علی حصکفی ؒ فرماتے ہیں کہ تراویح میں ایک بار ختم کرنا سنت ہے، دوبار فضیلت اور تین بار افضل ہے قوم کی سستی کی وجہ سے اسے ترک نہ کیا جائے۔

4 فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اَلسُّنَّةُ فِی التَّرَاوِیْحِ اِنَّمَا هُوَالْخَتْمُ مَرَّةً فَلَایُتْرَکُ لِکَسَلِ الْقَوْمِ.

(فتاوی عالمگیریہ ج1 ص130 فصل فی التروایح)

ترجمہ تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے، لوگوں کی سستی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔

نوٹ اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

AnyScanner

نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○

(سورۃ مومنون: 1، 2)

ترجمہ: پکی بات ہے کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے جو نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔

تفسیر: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْناً وَّلَا شِمَالاً وَّ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ......الخ

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما ص 212)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔''

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِیُّ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ؛ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

(سنن النسائی ج1 ص158، سنن ابی داؤد ج1 ص116)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا۔''

دلیل نمبر 3

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْحَنِيْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ؛ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ مَنْكِبَيْهِ لَا يَعُوْدُ بِرَفْعِهِمَا حَتّٰى يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم رحمہ اللہ ص344، سنن ابی داؤد: ج1 ص 116)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، (اس کے بعد پوری نماز میں) سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَكْرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِیُّ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ (رضی اللہ عنہ) رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(مسند حمیدی ج2 ص277، مسند ابی عوانہ ج1 ص334)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔ رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

دلیل نمبر 5

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ حِبَّانَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طُرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ قَدْ رَفَعُوْهَا كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلَاةِ.''

(صحیح ابن حبان ج3 ص178، صحیح مسلم ج1 ص181)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''انہوں نے اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح اٹھایا ہے تم نماز میں سکون اختیار کرو۔'' (نماز میں رفع یدین نہ کرو)

دلیل نمبر 6

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا.

(صحیح بخاری: ج1 ص114، صحیح ابن خزیمہ: ج1 ص298)

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں: ''ہم نے حضور ﷺ کی نماز کا ذکر کیا (کہ حضور ﷺ کیسے نماز پڑھتے تھے؟) تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تم سے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا پھر اپنی پیٹھ کو جھکایا جب سر کو رکوع سے اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے حال پر رکھا نہ پھیلایا اور نہ ہی ملایا۔''

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّحَاوِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ......وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ؛ تُرْفَعُ الْاَيْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ.

(سنن طحاوی ج1 ص416)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سات جگہوں پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے:

1. شروع نماز میں
2. بیت اللہ کے پاس
3. صفا پر
4. مروہ پر
5. عرفات میں
6. مزدلفہ میں
7. جمرات کے پاس

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْمُحَمَّدٍ صَاحِبُ الْبُخَارِیِّ صَدُوْقٌ ثَبْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَمَّادِ (ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ (النَّخْعِیِّ) عَنْ عَلْقَمَةَ (بْنِ قَيْسٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ.

(کتاب المعجم، امام اسماعیلی: ج2 ص692، سنن کبریٰ امام بیہقی رحمہ اللہ ج2 ص79)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے پوری نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی۔''

دلیل نمبر 9

قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ قَاسِمٍ (حَدَّثَنَا) وَكِيْعٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَطَّافٍ النَّهْشَلِیِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

(المدونۃ الکبریٰ: ج1 ص71، مسند زید بن علی ص100)

ترجمہ: ''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

دلیل نمبر 10

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص268)

ترجمہ: معروف تابعی حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شروع نماز کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org

CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

سرپرست — مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ناظم اعلیٰ — اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

چیف ایگزیکٹو — احناف میڈیا سروس AMS

دلیل نمبر 1

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

’’فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ‘‘

(سورۃ کوثر:2)

ترجمہ: نماز پڑھیے اپنے رب کے لیے اور قربانی کیجیے

تفسیر: رَوَی الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرِ الْاَثْرَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَۃَ عَنْ عَاصِمِ الْجَحْدَرِیِّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ صَبْھَانَ سَمِعَ عَلِیًّا ؓ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ قَالَ وَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید: ج8، ص164)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔‘‘

دلیل نمبر 2

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْہِ ؓ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلَاۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427، آثار السنن: امام نیموی ص87)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں: ’’میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔‘‘

دلیل نمبر 3

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زِیَادِ بْنِ زَیْدِ السَّوَائِیِّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْاَیْدِیْ عَلَی الْاَیْدِیْ تَحْتَ السُّرَرِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427)

(الاوسط امام منذر ج3 ص94)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں: ’’ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔‘‘

دلیل نمبر 4

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُبْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰ بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَیَّارِ اَبِی الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ؛ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ فِی الصَّلَاۃِ.

(الاوسط، امام منذر؛ ج3 ص94؛ سنن دار قطنی؛ ج1 ص288)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ’’نماز میں مرد کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا، سنت ہے۔‘‘

دلیل نمبر 5

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ الْھَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ ؓ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَاۃُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مسند زید بن علی؛ ص204)

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے تین چیزیں ہیں:

1. روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں
2. سحری دیر سے کرنا یعنی آخری وقت میں
3. نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا

دلیل نمبر 6

رَوَی الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ الْبَیْھَقِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مِنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُکَ یَمِیْنَکَ عَلٰی شِمَالِکَ فِی الصَّلَاۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(مختصر خلافیات بیہقی ج2 ص34، محلی ابن حزم ج3 ص30)

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: ’’انبیائے کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے روزہ جلدی افطار کرنا یعنی اول وقت میں اور دیر سے سحری کرنا یعنی آخری وقت میں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔‘‘

دلیل نمبر 7

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْدَاوٗدَ السَّجِسْتَانِیُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ الْکُوْفِیِّ عَنْ سَیَّارٍ اَبِی الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ ؓ اَخْذُالْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص118، اعلاء السنن ج2 ص196)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ ؓ فرماتے ہیں: ’’نماز میں ہاتھ کی ہتھیلی کو پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔‘‘

دلیل نمبر 8

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّیْبَانِیُّ اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ صَبِیْحٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.

(کتاب الآثار؛ امام ابوحنیفہ ؒ بروایۃ امام محمد ؒ ج1 ص322، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427)

ترجمہ: ’’حضرت امام ابراہیم نخعی ؒ (جلیل القدر تابعی ہیں وہ) نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔‘‘

دلیل نمبر 9

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْبَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَامِجْلَزٍ اَوْسَاَلْتُہٗ قَالَ (ؒ) قُلْتُ کَیْفَ یَضَعُ؟ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِہٖ عَلٰی ظَاھِرِ کَفِّ شِمَالِہٖ وَیَجْعَلُھَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427، الجوہر النقی؛ ج2 ص31)

ترجمہ: حضرت ابومجلز ؒ فرماتے ہیں: ’’نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر والے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہری حصہ پر ناف کے نیچے رکھے۔‘‘

دلیل نمبر 10

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِیْہُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ﴿یَضَعُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ.﴾

(کتاب الآثار؛ بروایۃ امام محمد ؒ ج1 ص323

احکام القرآن، امام طحاوی؛ ج1 ص185)

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی ؒ فرماتے ہیں: ’’نمازی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔‘‘

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول والے ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS

مرد و عورت کی نماز میں فرق کے دلائل

سرپرست | ناظم اعلیٰ | چیف ایگزیکٹو

مرتب: مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا | اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان | احناف میڈیا سروس AMS

مرد و عورت ہاتھ کہاں تک اٹھائیں

دلیل نمبر 1

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ! اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذَاءَ اُذُنَیْکَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حِذَاءَ ثَدْیَیْھَا.

(المعجم الکبیر للطبرانی ج9ص144 حدیث نمبر17497)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے برابر اٹھا اور عورت کے لیے فرمایا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔“

مرد و عورت کے طریقہ رکوع میں فرق

دلیل نمبر 2

عَنْ سَالِمِ الْبَرَّادِ قَالَ: اَتَیْنَا عُقْبَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَہٗ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ بَیْنَ اَیْدِیْنَا فِی الْمَسْجِدِ فَکَبَّرَ فَلَمَّا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَجَعَلَ اَصَابِعَہٗ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ وَ جَافٰی بَیْنَ مِرْفَقَیْہِ.

(سنن ابی داود ج1 ص133 باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضرت سالم البراد ؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ ہم ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ؓ کے پاس آئے۔ ہم نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ تو وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے، پس تکبیر کہی۔ پھر جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو اس سے نیچے کیا اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلو سے دور رکھا۔

دلیل نمبر 3

غیر مقلد عالم ابو محمد عبد الحق ہاشمی نے رکوع، سجود، قعود میں مرد و عورت کے فرق پر ایک رسالہ بنام: ”نصب العمود فی مسئلۃ تجافی المرأۃ فی الرکوع و السجود و القعود.“ تصنیف کیا۔

اس میں ابن حزم ظاہری اور جمہور علماء کے موقف کو نقل کر کے فرماتے ہیں: ”عِنْدِیْ بِالْاِخْتِیَارِ قَوْلُ مَنْ قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَۃَ لَا تُجَافِیْ فِی الرُّکُوْعِ...... لِاَنَّ ذٰلِکَ اَسْتَرُ لَھَا“

(ص52)

ترجمہ: میرے نزدیک ان لوگوں کا مذہب راجح ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عورت رکوع میں اعضاء کو کشادہ نہ کرے..... کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے۔

مرد و عورت کے طریقہ سجدہ میں فرق

دلیل نمبر 4

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ ؓ فِیْ صِفَۃِ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْہِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَہٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَیْہِ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج2ص115)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو پیٹ کو رانوں سے بالکل نہیں ملاتے تھے۔

دلیل نمبر 5

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَھَا فِیْ فَخِذِھَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ یَقُوْلُ: یَا مَلَائِکَتِیْ! اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھَا.

(الکامل لابن عدی ج2ص631)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا دے کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے اور اللہ تعالیٰ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔“

دلیل نمبر 6

عَنْ مُجَاھِدٍ ؒ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَہٗ عَلٰی فَخِذَیْہِ اِذَا سَجَدَ کَمَا تَضَعُ الْمَرْاَۃُ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص302 باب المرأۃ کیف تکون فی سجودھا)

ترجمہ: حضرت مجاہد (تابعی) ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو عورت کی طرح پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے۔

دلیل نمبر 7

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ؓ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَ رَفَعَ عَجِیْزَتَہٗ وَ قَالَ ھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسْجُدُ.

(سنن ابی داود ج1ص137، سنن النسائی ج1ص166)

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق (تابعی) ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب ؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے سجدہ کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ آپ ؓ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اونچا کیا اور فرمایا کہ نبی علیہ السلام اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔

دلیل نمبر 8

عَنِ الْحَسَنِ وَ قَتَادَۃَ قَالَا: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَۃُ فَاِنَّھَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ وَ لَا تَتَجَافٰی لِکَیْ لَا تَرْتَفِعَ عَجِیْزَتُھَا.

(مصنف عبد الرزاق ج3ص137)

ترجمہ: حضرت حسن بصری (تابعی) اور حضرت قتادہ (تابعی) ؒ فرماتے ہیں: ”جب عورت سجدہ کرے تو جس حد تک سمٹ سکتی ہے، سمٹنے کی کوشش کرے اور اعضاء کو کشادہ نہ کرے تاکہ اس کی سرین اونچی نہ ہو۔“

دلیل نمبر 9

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا سَجَدَ جَافٰی یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَھْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ.

(سنن النسائی ج1 ص167 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: حضرت میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازؤں کو زمین اور پہلو سے اتنا دور رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ بازؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

مرد و عورت کے بیٹھنے میں فرق

دلیل نمبر 10

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ ...... وَ قَالَ: اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلَاۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَ تَثْنِیَ الْیُسْرٰی.

(الصحیح للبخاری ج1ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشہد)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ”نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو بچھا دیں۔“

دلیل نمبر 11

عَنْ عَائِشَۃَ ؓ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَ یَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی.

(الصحیح لمسلم ج1ص195 باب صفۃ الجلوس بین السجدتین وفی التشہد الاول)

ترجمہ: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

دلیل نمبر 12

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّہٗ سُئِلَ کَیْفَ کَانَ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. قَالَ: کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ یَّحْتَفِزْنَ.

(جامع المسانید ج1ص400)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ آپ ؓ نے جواب دیا کہ وہ پہلے قعدہ میں آلتی پالتی مار کر بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ اپنی سرینوں پر بیٹھا کریں۔

مسجد اور گھر کون کس جگہ نماز ادا کرے؟

دلیل نمبر 13

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَلٰوۃٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ صَلٰوۃً یُصَلِّیْھَا وَاحِدٌ.

(الصحیح لمسلم ج1ص231)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امام کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پچیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

دلیل نمبر 14

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ وَحْدَھَا اَفْضَلُ عَلٰی صَلٰوتِھَا فِی الْجَمْعِ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

(التیسیر الشرح لجامع الصغیر للمناوی ج2 ص195، جامع الاحادیث للسیوطی ج13ص497 حدیث نمبر13628)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔“

دلیل نمبر 15

عَنْ اُمِّ حُمَیْدٍ امْرَاَۃِ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ ؓ اَنَّھَا جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوۃَ مَعَکَ. قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکِ تُحِبِّیْنَ الصَّلٰوۃَ مَعِیْ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ بَیْتِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلَاتِکِ فِیْ حُجْرَتِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ حُجْرَتِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ دَارِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ دَارِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ وَ صَلٰوتُکِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِکِ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِکِ فِیْ مَسْجِدِیْ. قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِیَ لَھَا مَسْجِدٌ فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِّنْ بَیْتِھَا وَ اَظْلَمِہٖ وَ کَانَتْ تُصَلِّیْ فِیْہِ حَتّٰی لَقِیَتِ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.

(الترغیب والترہیب للمنذری ج1 ص225 باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتھن و لزومھا و ترھیبھن من الخروج منھا)

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی ؓ کی بیوی ام حمید ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہے۔ (لیکن) تیرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تیرا حجرے میں نماز پڑھنا چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، چار دیواری میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت ام حمید ؓ نے (آپ ﷺ کی منشا سمجھ کر) اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے دور اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ وہ اپنی وفات تک اسی میں نماز پڑھتی رہیں۔

مرد و عورت کی نماز کا فرق اور فقہاء اربعہ

1 قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی الْفُقَھَاءِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ ؒ: وَالْمَرْاَۃُ تَرْفَعُ یَدَیْھَا حِذَاءَ مَنْکِبَیْھَا ھُوَ الصَّحِیْحُ لِاَنَّہٗ اَسْتَرُ لَھَا.

(الہدایۃ فی الفقہ الحنفی ج1 ص84 باب صفۃ الصلوٰۃ)

وَقَالَ اَیْضاً: وَالْمَرْاَۃُ تَنْخَفِضُ فِیْ سُجُوْدِھَا وَتَلْزَقُ بَطْنَھَا بِفَخِذَیْھَا لِاَنَّ ذٰلِکَ اَسْتَرُ لَھَا.

(الہدایۃ فی الفقہ الحنفی ج1 ص92)

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھائے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

مزید فرمایا: عورت سجدوں میں اپنے جسم کو پست کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

2 قَالَ الْاِمَامُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ ؒ: وَالْمَرْاَۃُ دُوْنَ الرَّجُلِ فِی الْجَھْرِ وَھِیَ فِیْ ھَیْئَۃِ الصَّلَاۃِ مِثْلُہٗ غَیْرَ اَنَّھَا تَنْضَمُّ وَ لَا تُفَرِّجُ فَخِذَیْھَا وَلَا عَضُدَیْھَا وَتَکُوْنُ مُنْضَمَّۃً مُتَرَوِّیَۃً فِیْ جُلُوْسِھَا وَسُجُوْدِھَا وَاَمْرِھَا کُلِّہٖ.

(رسالۃ ابن ابی زید القیروانی المالکی ص34)

ترجمہ: امام مالک بن انس ؒ نے فرمایا: عورت کی نماز کی کیفیت مرد کی نماز کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت سمٹ کر نماز پڑھے، اپنی رانوں اور بازؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اپنے قعود، سجود اور نماز کے تمام احوال میں۔

3 قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ ؒ: وَقَدْ اَدَّبَ اللّٰہُ النِّسَاءَ بِالْاِسْتِتَارِ وَاَدَّبَھُنَّ بِذَالِکَ رَسُوْلُہٗ ﷺ وَاُحِبُّ لِلْمَرْاَۃِ فِی السُّجُوْدِ اَنْ تَنْضَمَّ بَعْضَھَا اِلٰی بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَھَا بِفَخِذَیْھَا وَتَسْجُدَ کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَھَا وَھٰکَذَا اُحِبُّ لَھَا فِی الرُّکُوْعِ وَ الْجُلُوْسِ وَجَمِیْعِ الصَّلَاۃِ اَنْ تَکُوْنَ فِیْھَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَھَا.

(کتاب الام للشافعی ج1 ص286 ص287 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: امام محمد بن ادریس الشافعی ؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ادب سکھایا ہے۔ اس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے، اس میں اس کے لیے زیادہ ستر پوشی ہے۔ اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع، قعدہ اور تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیات اختیار کرے جس میں اس کے لیے پردہ پوشی زیادہ ہو۔

4 قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ؒ: وَالْمَرْاَۃُ کَالرَّجُلِ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اَنَّھَا تَجْمَعُ نَفْسَھَا فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَۃً اَوْتَسْدُلُ رِجْلَیْھَا فَتَجْعَلُھُمَا فِیْ جَانِبِ یَمِیْنِھَا..... قَالَ اَحْمَدُ: اَلسَّدْلُ اَعْجَبُ اِلَیَّ.

(الشرح الکبیر لابن قدامۃ ج1 ص599، المغنی لابن قدامۃ ج1ص635)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا: سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر رکوع و سجود میں اپنے جسم کو سکیڑ کر رکھے اور آلتی پالتی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھے۔ امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا: ”عورت کا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھنا میرے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔“

چند محدثین کے نام جنھوں نے مرد و عورت کی نماز میں فرق بیان کیا

1 امام ابراہیم نخعی ؒ م96ھ۔ آپ محدث و مفتی کوفہ ہیں۔

2 امام مجاہد ؒ م102ھ۔ محدث و مفتی مکہ ہیں۔

3 امام عامر الشعبی ؒ م104ھ۔ آپ کی 500 صحابہ ؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ کوفہ کے بہت بڑے محدث، فقیہ، مفتی اور مغازی کے امام تھے۔

4 امام حسن بصری ؒ م110ھ۔ بصرہ کے محدث اور مفتی تھے۔

5 امام عطاء ؒ م114ھ۔ آپ محدث و مفتی مکہ ہیں۔

مولانا عبد الحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

قَالَ الْاِمَامُ عَبْدُ الْحَیِّ اللَّکْنَوِیُّ ؒ: وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَھُنَّ رَفْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّھَا اَسْتَرُ لَھَا.

(السعایۃ ج2ص156)

ترجمہ: عورتوں کے حق میں علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اس کے لیے سینہ تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

نوٹ: اصول حدیث کے مطابق بعض مقامات میں دو کتب کے حوالے دیے گئے ہیں دوسرے حوالے کے الفاظ کبھی بعینہ اول ہوں گے اور کبھی معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ ہوں گے

VISIT www.ahnafmedia.com
www.alittehaad.org
CONTACT markazhanfi@gmail.com
Cell Number: 0321-6353540

منگوانے کا پتہ: مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

باہتمام: احناف میڈیا سروس AMS